سوا کسی کنواری سے شادی نہیں کی۔ جب آپ ان کے لحاف میں ہوتے تھے تو اس وقت بھی آپ پر وحی آجایا کرتی تھی۔ جب بیویوں کو اختیار دینے والی آیت اتری تو آپ نے سب سے پہلے انہی کو سنائی اور ان کو اختیار دیا تو انہوں نے فوراً اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کرنے کا اعلان کیا، پھر باقی ازواج مطہرات نے بھی انہی کے طریقہ پر عمل کیا۔ جب قصۂ افک میں ان پر الزام لگایا گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی براءت کا نہ صرف اعلان فرمایا بلکہ ان کی پاکیزگی کے بارے میں وحی اتاری جو قیامت تک نمازوں اور مساجد میں پڑھی جاتی رہے گی، اللہ تعالیٰ نے اس بات کی گواہی دی کہ ان کا شمار پاکیزہ عورتوں میں ہوتا ہے اور ان کے لیے مغفرت اور رزق کریم کا وعدہ فرمایا۔ اس عظیم شان و مرتبہ کے باوجود کسر کرتے ہوئے فرماتی ہیں: ''میرے نزدیک میرا مرتبہ اس سے بہت کم ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں قرآن نازل فرمائے جو تا قیامت پڑھا جائے۔'' بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جب کسی دینی مسئلہ میں کوئی اشکال پیش آتا تو وہ آکر ان سے پوچھتے اور اس مسئلہ میں شافی جواب حاصل کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں، ان کی باری کے دن ان کے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے اللہ کو پیارے ہوئے اور انہی کے گھر میں دفن ہوئے۔ فرشتے نے ان کی تصویر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شادی سے قبل ریشم کے کپڑے میں دکھائی تھی تو آپ نے فرمایا تھا کہ اگر اس کا مطلب یہی ہے کہ یہ میری بیوی ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس کے اسباب پیدا فرما دیں گے۔ لوگ (صحابہ کرام) تحفے بھیجتے وقت اس انتظار میں رہتے کہ ان کی باری کا دن آئے تو بھیجیں، چنانچہ وہ آپ کی عزیز ترین بیوی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں آپ کو تحفہ بھیجتے۔'' [1]

[1] جلاء الافہام، ص: ۳۵۱۔۳۵۵.

ام المومنین سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا:

علامہ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد یہ وہ پہلی خاتون ہیں جن سے آپ نے شادی فرمائی اور تقریباً تین سال وہ آپ کے گھر اکیلی رہیں، پھر آپ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔ یہ بہت بزرگ، عظیم الشان، سمجھدار، سردار قسم کی بڑے قد و کاٹھ اور بھاری جسامت والی خاتون تھیں۔ آخری دور میں انہی نے اپنی باری سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کردی تھی تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزید خوش ہوں۔'' [1]

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ ان کے بارے میں فرماتے ہیں:

''وہ بوڑھی ہوگئی تھیں اور آپ نے ان کو طلاق دینے کا ارادہ فرمایا اس لیے انہوں نے اپنی باری سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کردی۔ یہ ان کی خصوصی فضیلت تھی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب و محبت کی خاطر اپنی باری کے لیے آپ کی محبوب ترین بیوی کا انتخاب فرمایا اور آپ کا ساتھ چھوڑنا گوارا نہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام بیویوں کے لیے باری مقرر فرماتے تھے، لیکن سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی باری، ان کی خوشی و رضا مندی سے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے مقرر فرماتے تھے اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اسے اپنی خوش قسمتی تصور کرتی تھیں۔'' [2]

ام المومنین سیدہ حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما:

علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کا تذکرہ یوں فرمایا ہے:

''بلند مرتبہ عفت مآب خاتون، امیر المومنین ابوحفص عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی، جب پہلے خاوند خنیس بن حذافہ سہمی بدری رضی اللہ عنہ جو مہاجر بھی تھے

---

[1] سیر اعلام النبلاء: ۲/ ۲۶۵،۲۶۶۔

[2] جلاء الافہام، ص: ۳۵۰.